احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 30

منگل 27 جولائی 2004ء

روزنامہ
الفضل

C.P.L 29 ٹیلی فون نمبر 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

منگل 27 جولائی 2004ء ، 8 جمادی الثانی 1425 ہجری - 27 وفا 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 166

رسول اللہؐ کے 5 مہمان

حضرت عبداللہ بن طخفہ الغفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مہمان زیادہ آ گئے۔ آپؐ کے ارشاد پر کچھ مہمانوں کو صحابہؓ ساتھ لے گئے اور ہم پانچ مہمانوں کو حضورؐ اپنے گھر لے گئے۔ کھانا کھلایا اور دودھ پلایا۔ پھر فرمایا اگر چاہو تو یہیں سو جاؤ اور چاہو تو مسجد میں چلے جاؤ ہم نے کہا ہم مسجد جائیں گے۔ چنانچہ صبح کے وقت رسول اللہؐ نے ہمیں نماز کے لئے جگایا۔

(مسند احمد حدیث نمبر 22511`14993)

جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت اور مہمان نوازی کے بارے میں قیمتی اور زریں نصائح

سچا مومن وہ ہے جو اپنے مہمان کی مہمان نوازی کا حق ادا کرتا ہے

جلسہ سالانہ کے انتظامات میں اہم شعبہ مہمان نوازی ہے اس لئے پوری توجہ وانشراح سے خدمت کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 23 جولائی 2004ء بمقام بیت الفتوح مورڈن۔ لندن کا خلاصہ

(خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23 جولائی 2004ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں آپ نے جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی بھرپور خدمت کرنے اور مہمان نوازی کے بارے میں زریں اور قیمتی نصائح فرمائیں۔ حضور انور کا یہ خطبہ احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور انور نے سورۃ الحشر کی آیت نمبر 10 تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے اور وہ لوگ جنہوں نے ان سے پہلے ہی گھر تیار کر رکھے تھے اور ایمان کو (دلوں میں) جگہ دی تھی وہ ان سے محبت کرتے تھے جو ہجرت کر کے ان کی طرف آئے اور اپنے سینوں میں اس کی کچھ حاجت نہیں پاتے تھے جو ان (مہاجروں) کو دیا گیا اور خود اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے تھے باوجود اس کے کہ انہیں خود تنگی درپیش تھی۔ پس جو کوئی بھی نفس کی خساست سے بچایا جائے تو یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں جہاں جہاں بھی جماعت مضبوط بنیادوں پر قائم ہے وہاں حضرت مسیح موعود کی خواہش کے مطابق جلسوں کا انعقاد ہوتا ہے اور انشاء اللہ اگلے جمعہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ بھی شروع ہو رہا ہے اور خلیفہ وقت کی برطانیہ میں موجودگی کی وجہ سے اسے مرکزی جلسہ کی حیثیت حاصل ہو چکی ہے گو اس دفعہ کینیڈا کے جلسہ سالانہ میں 31 ممالک کی نمائندگی ہوگئی تھی۔ اور بعض ممالک کے جلسوں میں حاضرین کی تعداد لندن کے جلسہ سالانہ سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ گھانا کے جلسہ میں 40 ہزار سے زیادہ تعداد تھی اور نائیجیریا میں دو تین گھنٹے کیلئے 30-31 ہزار لوگ اکٹھے ہو گئے تھے تو مختلف ممالک میں جلسے کی برکات سمیٹنے کیلئے احمدی اکٹھے ہو جاتے ہیں لیکن برطانیہ کا جلسہ وہ واحد جلسہ ہے جس میں گزشتہ 20-21 سال سے خلیفہ وقت کی باقاعدہ شمولیت ہو رہی ہے اور انگلستان کی جماعت اس کو احسن رنگ میں نبھا بھی رہی ہے جلسہ سالانہ کے انتظامات میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی رہنمائی میں بہت بہتری آ چکی ہے۔ ان انتظامات میں بنیادی چیز مہمان نوازی ہے اور یہ شعبہ بہت اہم ہے۔ ہر خدمت کرنے والا کارکن یہ مدنظر رکھے کہ اس نے ہمیشہ حسن اخلاق کا رویہ قائم رکھنا اور نرمی سے پیش آنا ہے اور یہ تبھی ممکن ہے جب محبت کا جذبہ موجزن ہو۔ مہمان نوازی نبیوں اور ان کے ماننے والوں کا خاص شیوہ ہے۔

حضور انور نے احادیث نبویہ سے آنحضرت ﷺ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کی مہمان نوازی کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ قرآن کریم اور احادیث سے مہمان نوازی کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ سچا مومن وہی ہے جو اپنے مہمان کی مہمان نوازی کا حق ادا کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ پڑوسی کی عزت کرے اور مہمان کا احترام کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا فرض ہے کہ مہمان نوازی کے اعلیٰ خلق کو اختیار کریں اور حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کر کے اللہ کے پیار کے وارث بنیں۔ حضور انور نے سیدنا حضرت مسیح موعود کی مہمان نوازی کے دلکش اور ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیشہ عاجزی کو پکڑے رکھیں اور ہر مہمان کی عزت واحترام کریں۔ کسی کو حقیر یا غریب سمجھ کر مہمان نوازی میں فرق نہ آئے کیونکہ مہمانوں میں فرق کرنا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے اس لئے مہمانوں کی مہمان نوازی میں کوئی تخصیص یا فرق نہ ہونا چاہئے۔

حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ پوری توجہ اور انشراح کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کر سکیں۔ کسی کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ تمام صلاحیتوں کے ساتھ خدمت کرنی چاہئے صبر حوصلے اور دعا کے ساتھ خدمت بجالاتے رہیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق دے۔

میٹرک کے نتیجہ کی جلد

اطلاع دیں

1۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواست دہندگان میٹرک کے نتیجہ کے رزلٹ کارڈ/سند کی فوٹو کاپی فوری طور پر ارسال کریں۔ نتیجہ کی اطلاع ملنے کے بعد ہی انٹرویو کے لئے تفصیلی چٹھی بھجوائی جائے گی۔

2۔ وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کے نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں اور مکمل پتہ لکھیں۔

3۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو 9 راگست 2004ء بروز سوموار بوقت 7:00 بجے صبح شروع ہوگا۔

4۔ داخلہ کے لئے میٹرک میں کم از کم B گریڈ (فرسٹ ڈویژن) ہونا ضروری ہے۔

5۔ میٹرک پاس امیدوار کی عمر 17 سال سے اور ایف اے/ایف ایس سی پاس امیدوار کی عمر 19 سال سے زائد نہ ہو۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان)

ماہر امراض نفسیات کی آمد

☆ مکرم ڈاکٹر فرید اسلم منہاس صاحب ماہر امراض نفسیات مورخہ 8 راگست 2004ء بروز اتوار ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔

ضرورت مند احباب استفادہ کے لئے تشریف لائیں اور پرچی روم سے پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

☆ مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن لکھتے ہیں کہ خاکسار کی اہلیہ محترمہ قانتہ شاہدہ راشد صاحبہ دو ماہ سے علیل ہیں۔ ڈاکٹر نے ایک بڑا آپریشن تجویز کیا ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ 29 جولائی بروز جمعرات کنگسٹن ہسپتال لندن میں متوقع ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ آپریشن کی کامیابی اور مکمل صحت کی بحالی کے لئے خاص توجہ سے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر مرحلہ پر اپنی حفاظت میں رکھے اور بابرکت فعال لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ جمعہ

احمدیوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ قناعت اور سادگی کو اپنائیں

مومن کا کام یہ ہے کہ اصل مقصود اس کا اللہ تعالیٰ کی رضا ہو نہ کہ دنیا کے پیچھے دوڑنا

اللہ کرے کہ ایسے لوگوں کی تعداد جماعت میں بڑھتی چلی جائے جن میں قناعت بھی ہو، قربانی کی روح بھی ہو اور اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کی حرص بھی ہو

(قرآن مجید، احادیث نبویہ، ارشادات حضرت مسیح موعود کے حوالہ سے سادگی اور قناعت کے مضمون کا پرمعارف بیان)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 30 /اپریل 2004ء بمطابق 30 شہادت 1383 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، مورڈن لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ آل عمران آیت نمبر 15 کی تلاوت کی اور فرمایا اس کا ترجمہ ہے کہ لوگوں کے لئے طبعاً پسند کی جانے والی چیزوں کی یعنی عورتوں کی اور اولاد کی اور ڈھیروں ڈھیر سونے چاندی کی اور امتیازی نشان کے ساتھ داغے ہوئے گھوڑوں کی اور مویشیوں اور کھیتیوں کی محبت خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے۔ یہ دنیوی زندگی کا عارضی سامان ہے اور اللہ وہ ہے جس کے پاس بہت بہتر لوٹنے کی جگہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیادار طبعاً یہ پسند کرتے ہیں کہ ان کے پاس خوبصورت اور مالدار عورتیں ہوں ان کی زوجیت میں، آج کل بھی دیکھ لیں مالدار لوگ یا پیسے والے لوگ یا اس کی سوچ کو رکھنے والے اکثر مالدار گھرانے میں اس لئے شادیاں کرتے ہیں کہ یا تو ان کی طرف سے کچھ مال مل جائے گا یا دونوں طرف کا مال اکٹھا ہو کر ان کے مال میں اضافہ ہوگا۔ اس بات کی پرواہ کم کی جاتی ہے کہ جن چار وجوہات کی بنا پر رشتہ کیا جانا چاہئے یعنی مال (جیسا کہ حدیث میں آیا ہے)، خاندان، خوبصورتی یا دینداری۔ ان میں سے اللہ تعالیٰ کی نظر میں سب سے زیادہ پسندیدہ دین ہے، اس کی پرواہ کم کی جاتی ہے۔ لیکن مال کی طرف سب سے زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ اور پھر یہ خواہش بھی ہوتی ہے کہ اولاد ہو اور اولاد میں بھی یہ خواہش ہوتی ہے کہ زیادہ لڑکے ہوں۔ **آجکل کے پڑھے لکھے لوگوں میں بھی، ترقی یافتہ زمانے میں بھی یہ سوچ ہے اور یہ سوچ بڑی کثرت سے پائی جاتی ہے کہ لڑکے پیدا ہوں اور باپ کی طرح دنیاداری کے کاموں میں باپ کے ساتھ کام کریں۔** پھر جیسا کہ میں نے ذکر کیا کہ مال ہو، ڈھیروں ڈھیر مال کی خواہش ہو اور جتنا مال آتا ہے اتنی زیادہ حرص بڑھتی چلی جاتی ہے اور کوشش ہوتی ہے کہ جس ذریعے سے بھی مال حاصل ہو سکتا ہے کیا جائے۔ دوسروں کی زمینوں پر قبضہ کر کے بھی زمینیں بنائی جا سکیں تو بنائی جائیں، دوسروں کے پلاٹوں پر بھی قبضہ کیا جائے، کاروبار پھیلایا جائے، کارخانے لگائے جائیں، سواریوں کے لئے کاریں خریدی جائیں، ایک گاڑی کی ضرورت ہے تو تین تین چار چار گاڑیاں رکھی جائیں اور پھر ہر نئے ماڈل کی کار خریدنا فرض سمجھا جاتا ہے۔ تو فرمایا کہ یہ سب دنیوی زندگی کے عارضی سامان ہیں ایک مومن کی یہ شان نہیں ہے کہ ان عارضی سامانوں کے پیچھے پھرتا رہے۔ دنیا کے پیچھے پھرنا تو .... کا کام ہے، غیر مومنوں کا کام ہے، تمہارا مطمح نظر تو اللہ تعالیٰ کی رضا، اس کی عبادت اور اس کی مخلوق کی خدمت ہونا چاہئے۔ لیکن بدقسمتی سے اس خوبصورت اور پاکیزہ تعلیم کے باوجود .... نے دنیا کو ہی مطمح نظر بنا لیا ہے اور حرص اور ہوس انتہا تک پہنچ چکی ہے۔ دجال کے دجل کی ایک یہ بھی تدبیر تھی جس سے مقصد .... دین سے پیچھے ہٹانا تھا اور اس میں وہ کامیاب بھی ہو گئے ہیں۔ اور قناعت اور سادگی کو بھلا دیا گیا ہے اور ہوا و ہوس کی طرف زیادہ رغبت ہے اور امیر سے امیر تر بننے کی دوڑ لگی ہے۔

پس ان حالات میں **خاص طور پر احمدیوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے** اور ہر طبقہ کے احمدی پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ قناعت اور سادگی کو اپنائیں۔ تو دین کی خدمت کے مواقع بھی میسر آئیں گے، دین کی خاطر مالی قربانی کی بھی توفیق ملے گی، اپنے ضرورت مند بھائیوں کی خدمت کی بھی توفیق ملے گی، ان کی خدمت کر کے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی بھی توفیق ملے گی اور دنیا کے کاموں میں فنا ہونے سے بچ کر اللہ تعالیٰ کی عبادات بجا لانے کی بھی توفیق ملے گی۔ اور آخر کو انسان نے اللہ تعالیٰ کے حضور ہی حاضر ہونا ہے، اسی طرح زندگی چلتی ہے۔ ایک دن اس دنیا کو چھوڑنا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہی بہترین جگہ ہے اور یہ بہترین جگہ اس وقت حاصل ہوگی جب دنیاداری کو چھوڑ کر میری رضا کے حصول کی کوشش کرو گے اور میرے احکامات پر عمل کرو گے۔

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔) (العنکبوت:65)۔ یعنی اور یہ دنیا کی زندگی غفلت اور کھیل تماشا کے سوا کچھ بھی نہیں اور یقیناً آخرت کا گھر ہی دراصل حقیقی زندگی ہے کاش کہ وہ جانتے۔

فرمایا کہ مومنوں کو چاہئے کہ اس دنیا کی زندگی اور اس کی چکاچوند ہی اپنی زندگی کا مقصد نہ سمجھ لیں۔ یہ تو ...... کا کام ہے کہ اس دنیا کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں۔ مومن کا کام یہ ہے کہ اصل مقصود اس کا اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔ نہ کہ دنیا کے پیچھے دوڑنا۔ اور جب تک انسان میں قناعت پیدا نہ ہو، سادگی پیدا نہ ہو وہ ہمیشہ مالی لحاظ سے اپنے سے بہتر کو دیکھ کر بے چین ہو جاتا ہے۔ اگر قناعت ہو گی تو اس کو کوڑی کی بھی پرواہ نہیں ہوگی کہ فلاں کے پاس کیا ہے اور کیا نہیں ہے۔ بلکہ وہ اس بات پر عمل کرے گا کہ نیکیوں میں اپنے سے بہتر کو دیکھو اور رشک کرو اور پھر نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرو اور ہمیشہ یہ سامنے رہے گا کہ اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے اور مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی کوشش کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہمارے لئے چاہتا ہے کہ ہم اس کے احکامات پر عمل کر کے اس کا قرب حاصل کریں۔ بار بار اللہ تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلائی ہے۔ یہاں بھی یہی کہا کہ کاش تم جانتے کہ دنیا کی طرف بڑھ کر کس تباہی کی طرف تم جا رہے ہو۔ دنیا کی سہولیات اور چیزیں خدا نے پیدا کی ہیں ان سے فائدہ اٹھانا کوئی گناہ نہیں، بلکہ ضرور اٹھانا چاہئے۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

لیکن اس کو حاصل کرنے کے لئے غلط راستے اپنانا، جو کچھ اپنے پاس ہے اس پر قناعت نہ کرنا اور دوسرے سے حسد کرنا، اپنی زندگی کو سادہ بنا کر اپنے اخراجات کو کنٹرول کر کے دین کی ضروریات کے لئے قربانی نہ دینا برائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا استعمال برائی نہیں ہے بلکہ وہ سوچ جس کے تحت بعض ایسے کام کئے جاتے ہیں وہ برائی ہے۔ اور ہر احمدی کو بہر حال اس سے بچنا چاہئے۔

بعض لوگ لازمی چندہ جات یا وعدہ والے چندوں کو پس پشت ڈال دیتے ہیں لیکن اپنی خواہشات کو کم نہیں کرتے۔ اگر قناعت اور سادگی ہوگی تو چندوں کے بوجھ کو کبھی بھی محسوس نہیں کرے گا۔ تو ہر احمدی کو ہمیشہ قناعت اور سادگی کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اگر یہ پیدا ہو جائے تو ہم بہت سی برائیوں سے بچ سکتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ہمارے پاس رقم بھی موجود ہو جائے گی، ہمارے دل بھی وسیع ہو جائیں گے۔

اب اس بارے میں چند احادیث پیش کرتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: متقی بنو، سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے۔ قناعت اختیار کرو سب سے زیادہ شکر گزار بن جاؤ گے۔ لوگوں کے لئے وہی چاہو جو اپنے لئے چاہتے ہو حقیقی مومن بن جاؤ گے۔ اپنے پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرو حقیقی مسلمان بن جاؤ گے۔ کم ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الزکوٰۃ)

تو اس حدیث میں تقویٰ کے بعد جو دوسری اہم بات بیان کی گئی ہے وہ قناعت ہے کہ قناعت اختیار کرو۔ کیونکہ قناعت تمہیں شکر گزار بندہ بنا دے گی اور اگر تم شکر گزار بن گئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم پھر میرے فضلوں کو اور بھی زیادہ حاصل کرنے والے ہو گے۔ مومن کا کام ہے کہ پوری محنت سے اپنے کام پر توجہ دے، تمام میسر وسائل کو بروئے کار لائے اور پھر جو کچھ حاصل ہو اس پر قناعت کرے اور الحمدللہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں سے اس طرح نوازتا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ بعض لوگوں کو ان کی پسند کا کام یا پسند کی تنخواہ نہیں ملتی اور یہ صورت پاکستان وغیرہ تیسری دنیا کے ممالک میں بھی ہے اور یہاں یورپ امریکہ وغیرہ میں بھی ہے کہ پڑھا لکھا ہونے کے باوجود اکثر آج کل دنیا کے جو معاشی حالات ہیں اس میں مرضی کا یا اس معیار کا کام نہیں ملتا کیونکہ بے روزگاری بھی بہت بڑھ گئی ہے۔ تو ان حالات میں ہمیں جو کچھ کام میسر آتا ہے کر لینا چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا تو بہر حال بہتر ہے۔ تو پھر آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ برکت ڈال دیتا ہے۔ میرے پاس بھی کئی لوگ مشورے کے لئے آتے ہیں تو میں نے جس کو بھی یہ مشورہ دیا ہے کہ جو بھی کام ملتا ہے کر لو تو پہلے جو فارغ تھے اب کچھ نہ کچھ کام پر لگ گئے ہیں اور پھر بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اس کام پر لگنے کے بعد وہ بہتر کام کی تلاش کرتے رہتے ہیں اور قناعت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنے رہتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے لئے پھر بہتری کے سامان بھی پیدا فرما دیئے۔ اور بہتر ملازمتیں مل گئیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قناعت ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔ (رسالہ قشیریہ باب القناعۃ صفحہ 21)

بعض دفعہ انسان سوچتا ہے کہ یہ بھی میری ضرورت ہے یہ بھی میری ضرورت ہے لیکن جب قناعت کی عادت پڑ جائے تو ان چیزوں کی کوئی اہمیت نہیں رہتی جنہیں پہلے وہ بہت اہم سمجھتا تھا۔ اور اس طرح بچت کی بھی عادت پڑ جاتی ہے۔ اور ایک احمدی کو بچت کی عادت پڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی خاطر مالی قربانی کی بھی عادت پڑ جاتی ہے۔ پھر ایک نیکی سے دوسری نیکیاں جنم لیتی رہتی ہیں۔ سوائے اس کے کہ کوئی انتہائی کنجوس ہو وہ تو صرف بچت کر کے صرف پیسے ہی جوڑتا ہے وہ تو استثناء ہوتے ہیں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اخراجات میں میانہ روی اور اعتدال نصف معیشت ہے۔ اور لوگوں سے محبت سے پیش آنا نصف عقل ہے اور سوال کو بہتر رنگ میں پیش کرنا نصف علم ہے۔

(بیھقی فی شعب الایمان ۔مشکوٰۃ باب الحذر والتأنی فی الامور صفحہ 430)

تو دیکھیں میانہ روی اور اپنے اخراجات کو کنٹرول کرنا اس حدیث کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تمہارے حالات ہیں ان پہ صرف کنٹرول کرنے سے ہی اور اعتدال کے ساتھ اخراجات کرنے سے ہی مالی لحاظ سے اپنی ضروریات کو نصف پورا کر لیتے ہو۔

پھر فرمایا، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فلاح پا گیا جس نے اس حالت میں فرمانبرداری اختیار کی جبکہ اس کا رزق صرف اس قدر ہو کہ جس میں بمشکل گزارا ہوتا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اسے قناعت بخشی ہو۔

(ترمذی کتاب الزھد)

تو دیکھیں قناعت کرنے والوں کے لئے خوشخبری ہے۔ اس لئے کم پیسے والوں کے لئے بھی ایسی کوئی شرمندگی کی بات نہیں اگر شکر گزاری ہے تو فلاح بھی آپ کا مقدر ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ابن آدم کے پاس سونے کی ایک وادی بھی ہو (جو لوگ قناعت نہیں کرتے اور حرص میں رہتے ہیں ان کے بارے میں یہ ہے)۔ ابن آدم کے پاس سونے کی ایک وادی بھی ہو تب بھی وہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس دوسری وادی بھی آ جائے۔ اس کے منہ کو سوائے مٹی کے اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ اور اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

(سنن الترمذی ابواب الزھد باب ما جاء لو کان لابن آدم وادیان)

تو قناعت نہ کرنے والوں کا یہ نقشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھینچا ہے۔ حریص آدمی تو یہی کوشش کرتا ہے کہ دنیا کی ہر چیز اس کے پاس آ جائے اور تب بھی اس کی حرص پوری نہیں ہوتی۔ اور جب تک وہ زندہ رہتا ہے یہی حرص اسے اس دنیا میں بھی جہنم میں مبتلا کئے رکھتی ہے۔ کیونکہ اتنی زیادہ حرص بہر حال تکلیف میں مبتلا رکھتی ہے۔ تو مومن کو ان چیزوں سے بچنا چاہئے اور اگر کبھی ایسی سوچ بن جاتی ہے تو اپنے آپ کو پاک کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور توجہ کرتے ہوئے جھکنا چاہئے۔ اگر انسان اللہ تعالیٰ کے حضور سچے دل سے جھکے، توبہ استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

اب بعض لوگ اچھے بھلے اپنے کاروبار ہونے کے باوجود دوسروں کے پیسوں پر نظر رکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور کئی کم تجربہ کار اپنی بے عقلی سے زیادہ پیسہ کمانے کے لالچ میں ایسے لوگوں کی باتوں میں آ جاتے ہیں اور پھر اپنے پیسوں سے بھی محروم ہو جاتے ہیں اور پھر نظام جماعت کو لکھتے ہیں یا مجھے لکھتے ہیں کہ فلاں احمدی کو ہم نے اس طرح اتنی رقم دی تھی وہ سب کچھ کھا گیا اور اب ہم خالی ہاتھ ہو گئے ہیں تو ہماری مدد کی جائے اور رقم ہمیں واپس دلوائی جائے۔ تو ایسے لوگوں کو یہ پہلے سوچنا چاہئے کہ واقعی یہ کاروبار اس طرح ہو بھی سکتا تھا کہ نہیں یا صرف کسی نے باتوں میں لگا کے، چکنی چپڑی سنا کے، بتا کے تمہارے سے پیسے اور رقم بٹور لی۔ اگر قناعت کرتے رہتے اور کم منافع پر بھی کماتے رہتے تو کم از کم ایسے حالات تو نہ پیدا ہوتے۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ آپ کا سرمایہ کئی گنا زیادہ ہو چکا ہوتا۔ اس کے بعد جو رقم ضائع ہوگئی منافع تو کیا ملنا تھا رقم بھی گئی، اصل سرمایہ بھی گیا۔

لیکن ساتھ ہی میں ان احمدیوں کو بھی جو اس طرح کے کاروبار کا لالچ دے کر دوسروں کی رقم بٹورتے ہیں اور کاروبار میں بنکوں سے دوسرے شخص کی امانت پر رقم لے کر لگاتے ہیں، دوسروں کے نام پر کاغذات بناتے ہیں، غلط بیانی کرتے ہیں اور دوسروں کو ان کی جائیداد یا رقم سے محروم کر دیتے ہیں ان کو میں کہتا ہوں، ان کو بھی خوف خدا کرنا چاہئے۔ دنیا کی اتنی حرص کیا ہوگئی ہے۔ اگر

قناعت کرتے، اگر امیر سے امیر تر بننے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا خوف پیش نظر رکھتے تو ایسی حرکت کبھی نہ کرتے۔ جماعتی خدمات سے بھی محروم نہ ہوتے اور اپنے ماحول میں شرمندگی بھی نہ اٹھاتے۔ ہم باوجود اس بات کا علم ہونے کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یا نصیحت کی ہے، ہر احمدی بچے کو بھی پتہ ہے احمدی ماحول میں اس کا ذکر ہوتا رہتا ہے کہ ہمیشہ مالی معاملات یا دنیاوی معاملات میں اپنے سے اوپر نظر نہ رکھو بلکہ اپنے سے کم تر کو دیکھو یہ اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہ جانو اور شکر ادا کر سکو۔

(مسند احمد جلد 2 صفحہ 254 بیروت)

پھر بھی ہم دنیاداری میں پڑے ہوئے ہیں۔ یعنی اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اپنے سے امیر کو دیکھ کر لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتے اور یہی حرص ہوتی ہے کہ اس کا پیسہ بھی ہمارے پاس آ جائے یا کسی کے پاس چاہے تھوڑا پیسہ بھی ہو تو اس کو دیکھ کر بھی بعض لوگوں کی حرص بڑھ جاتی ہے۔ تو اگر ہم ان نصائح پر عمل کرنے والے ہوں تو بہت سی قباحتوں سے بچ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”کسی بندے کے اندر خدا کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی کسی بندے کے دل میں ایمان اور حرص جمع ہو سکتے ہیں“۔

(سنن نسائی کتاب الجهاد باب فضل من عمل فی سبیل اللّٰه علی قدمه)

یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں تکلیفیں اٹھانے والے کبھی جہنم کو نہیں دیکھیں گے۔ ان تک جہنم کا دھواں کبھی نہیں پہنچے گا۔ اور جس کے دل میں مضبوط ایمان ہو، پکا ایمان ہو، مومن ہے تو وہ کبھی بھی دنیاوی معاملات میں حریص نہیں ہو سکتا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے دلی اطمینان اور جسمانی صحت کے ساتھ صبح کی اور اس کے پاس ایک دن کی خوراک ہے اس نے گویا ساری دنیا جیت لی۔ اور اس کی ساری نعمتیں اسے مل گئیں۔ (ترمذی کتاب الزهد باب فی الزهاد فی الدنیا) ۔ یہ قناعت ہو تبھی میسر آ سکتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود اس بارہ میں فرماتے ہیں:

”جس قدر انسان کشمکش سے بچا ہوا ہو اسی قدر اس کی مرادیں پوری ہوتی ہیں، کشمکش والے کے سینہ میں آگ ہوتی ہے اور وہ مصیبت میں پڑا ہوا ہوتا ہے۔ اس دنیا کی زندگی میں بھی یہی آرام ہے کہ کشمکش سے نجات ہو۔ کہتے ہیں ایک شخص گھوڑے پر سوار چلا جاتا تھا راستے میں ایک فقیر بیٹھا تھا جس نے بمشکل اپنا ستر ہی ڈھانکا ہوا تھا۔ اس نے لنگوٹ یا جانگیہ پہنا ہوگا۔ اس نے اس سے پوچھا کہ سائیں جی! کیا حال ہے؟۔ فقیر نے اسے جواب دیا کہ جس کی ساری مرادیں پوری ہوگئی ہوں اس کا حال کیا ہوتا ہے۔ اس گھوڑ سوار کو تعجب ہوا کہ تمہاری ساری مرادیں کس طرح پوری ہوگئی ہیں۔ فقیر نے کہا جب ساری مرادیں ترک کر دیں تو گویا سب حاصل ہو گیا۔ تو حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ حاصل کلام یہ ہے کہ جب یہ سب حاصل کرنا چاہتا ہے تو تکلیف ہی ہوتی ہے لیکن جب قناعت کر کے سب کچھ چھوڑ دے تو گویا سب کچھ ملنا ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 32 ۔جدید ایڈیشن)

ایک روایت ہے کہ: اے آدم کے بیٹے! اگر تو اپنے زائد از ضرورت مال کو خدا کے محتاج بندوں اور دین کے کاموں پر لگائے تو یہ تیرے حق میں بہتر ہوگا۔ اور اگر تو ضرورت سے زیادہ مال کو اہل ضرورت پر خرچ نہیں کرے گا تو آخرکار یہ تیرے حق میں برا ہوگا۔ اور اگر تیرے پاس زائد از ضرورت مال نہیں ہے بلکہ اتنا ہی مال ہے جو تیری بنیادی ضروریات کو پورا کرتا ہے تو اگر تو اس میں سے خرچ نہ کرے تو خرچ نہ کرنے پر اللہ تجھے ملامت نہیں کرے گا۔ اور خرچ کی ابتداء ان لوگوں سے کرو جن کی تم کفالت کرتے ہو۔ (ترمذی)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بھی ایسے امراء ہیں جو دل کھول کر اپنے مال میں سے علاوہ لازمی چندہ جات کے یا دوسرے وعدوں کے جو روٹین کے چندے ہیں یا تحریکات ہیں ان میں ادائیگی کرتے ہیں اور پھر اس کے بعد (۔) کی تعمیر کے لئے، ہسپتالوں کی تعمیر کے لئے یا دوسرے جماعتی منصوبوں کے لئے چندے دیتے ہیں تو یہ وہ لوگ ہیں جن کو دنیا کی حرص نہیں بلکہ حرص ہے تو صرف یہ کہ خدا راضی ہو جائے اور اس کی جماعت کے لئے خرچ کرنے کی جتنی زیادہ سے زیادہ توفیق پا سکیں، پائیں۔ اللہ کرے کہ ایسے لوگوں کی تعداد جماعت میں بڑھتی چلی جائے جن میں قناعت بھی ہو، قربانی کی روح بھی ہو اور اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کی حرص بھی ہو۔

اس روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی کا نمونہ دیکھیں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جب پوچھا گیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیسے رہتے تھے تو آپ فرمانے لگیں کہ عام انسانوں کی طرح رہتے تھے اور گھریلو کاموں میں اہل خانہ کی مدد فرماتے تھے اور اپنا کام خود کر لیتے تھے۔ (بخاری کتاب الاذان باب من کل فی حاجة اهلية)

ایک روایت میں آتا ہے حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ ذکر کر کے کہ آج لوگوں کے پاس کتنی دولت اور جائیداد ہے (حضرت عمرؓ کے زمانے میں کافی فراوانی ہوگئی تھی) فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا ہوا ہے کہ سارا دن بھوک میں گزر جاتا حتیٰ کہ آپؐ کو اتنی مقدار میں ردی کھجوریں بھی میسر نہ آتیں کہ جن سے اپنی بھوک مٹا لیتے۔

(صحیح مسلم عن نعمان بن بشیر)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبوت کے بعد سے زندگی بھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میدے کا آٹا نہیں دیکھا۔ حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ جب سے آپؐ کو اللہ نے نبی بنایا اس وقت سے لے کر وصال تک چھنا ہوا آٹا نہیں دیکھا۔ پوچھا گیا کہ بغیر چھنے ہوئے آٹے کو آپ لوگ کیسے کھاتے تھے تو بیان کرتے ہیں کہ ہم جَو کو پیستے تھے اور آٹے کو منہ سے پھونک مارتے تھے تو کچھ بھوسی اڑ جاتی تھی جو موٹا موٹا تھا اس میں سے نکل جاتا تھا اور بقیہ کی روٹی پکاتے اور کھا لیتے تھے۔ (صحیح بخاری عن سهل بن سعدؓ)

اسی لئے ایک دفعہ نرم روٹی کھاتے ہوئے حضرت عائشہؓ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور نرم لقمہ حلق سے نہیں اتر رہا تھا۔ کسی نے پوچھا کیوں؟ تو آپؓ نے فرمایا مجھے خیال آ گیا کہ آنحضرت ﷺ کے وقت یہ میسر نہ تھا اور آپ نے ہمیشہ سخت روٹی کھائی۔

اُمّ سعدؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے، مَیں وہاں بیٹھی ہوئی تھی۔ حضور نے پوچھا کہ ناشتہ کیلئے کچھ ہے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا ہمارے پاس روٹی، کھجور اور سرکہ ہے۔ رسول کریمؐ نے فرمایا سرکہ کتنا عمدہ سالن ہے۔ یہ سادگی اور قناعت دونوں چیزیں تھیں۔ پھر دعا کی کہ اے اللہ! سرکہ میں برکت ڈال، یہ میرے سے پہلے نبیوں کا بھی کھانا تھا۔ جس گھر میں سرکہ ہے وہ محتاج نہیں ہے“۔

(ابن ماجه کتاب الاطعمه باب الاعتدام بالبحر)

لیکن آجکل کے سینتھیٹک (Synthetic) سرکے پیٹ بھی خراب کر دیتے ہیں۔ اصل سرکہ ہونا چاہئے۔ قناعت کے یہ معیار ہیں جو آنحضرت ﷺ نے ہمیں سکھائے۔ ہم آجکل عمدہ عمدہ کھانے کھانے کے بعد بھی یہ نخرے کر رہے ہوتے ہیں کہ اس میں نمک زیادہ ہے، اس میں مرچ کم ہے یا اس میں مرچ زیادہ ہے، اس میں ہزاروں قسم کے نقص نکال رہے ہوتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر کریں کہ اس زمانے میں ہمیں ایسی خوراک میسر ہے۔ آجکل یہ نہیں کہ صرف آدمی سرکہ ہی کھائے، جیسا کہ میں نے پہلے کہا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہئے اور ان سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے لیکن شکر ادا کرتے ہوئے اور شکر کے جذبات پہلے سے زیادہ بڑھنے چاہئیں۔

حضرت عبداللہ بن سلامؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے روٹی کے ایک ٹکڑے پر کھجور رکھی ہوئی تھی اور فرما رہے تھے کہ یہ کھجور اس روٹی کا سالن ہے۔"

(ابو داؤد کتاب الایمان باب الرجل یحلف ان لایتادم)

اس حدیث کا نمونہ اس زمانے میں آپ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود کی زندگی میں بھی نظر آتا ہے۔ ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ ایک سال سے زیادہ عرصہ گزر رہا ہے کہ میں نے گوشت کا منہ نہیں دیکھا۔ اکثر مِسّی روٹی یا اچار یا دال کے ساتھ کھالیتا ہوں۔ فرمایا آج بھی اچار کے ساتھ روٹی کھائی ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 200 ۔جدید ایڈیشن)

روٹی کیا ہوتی تھی، روٹی کا ایک چپہ ہوتا تھا جو آپ کھایا کرتے تھے۔

پھر ایک حدیث ہے یہ اور بھی تڑپا دیتی ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ نے کس قناعت اور سادگی سے زندگی گزاری نہ صرف آپ نے بلکہ آپ کے اہل خانہ نے بھی۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ بھانجے ہم دیکھتے رہتے اور رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں دو دو ماہ تک آگ نہیں جلائی جاتی تھی۔ اس پر میں نے پوچھا پھر خالہ آپ زندہ کس چیز پر تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ فرمایا کہ ہم کھجوریں کھاتے اور پانی پیتے تھے سوائے اس کے کہ آنحضرت ﷺ کے انصاری ہمسائے تھے ان کے دودھ دینے والے جانور تھے، وہ رسول اللہؐ کو ان کا دودھ تحفۃً بھیجتے تھے، جو آپؐ ہمیں پلا دیتے تھے۔ (بخاری کتاب الھبۃ و فضلھا و التحریض علیھا)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ کو چکی پیسنے کی وجہ سے ہاتھوں میں تکلیف ہوگئی اور ان دنوں آنحضرت ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے تھے۔ حضرت فاطمہؓ حضورؐ کے پاس گئیں لیکن مل نہ سکیں، حضرت عائشہؓ سے ملیں اور آنے کی وجہ بتائی جب حضورؐ باہر سے تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے حضرت فاطمہؓ کے آنے کا ذکر کیا۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ اس پر آنحضرت ﷺ ہمارے گھر آئے، ہم بستروں میں لیٹ چکے تھے، حضورؐ کے تشریف لانے پر ہم اٹھنے لگے، آپؐ نے فرمایا نہیں لیٹے رہو۔ حضورؐ ہمارے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ حضورؐ کے قدموں کی ٹھنڈک حضرت علی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے سینے پر محسوس کی۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا مَیں تمہیں تمہارے سوال سے بہتر چیز نہ بتاؤں، جب تم بستروں میں لیٹنے لگو تو 34 دفعہ اللہ اکبر کہو، 33 دفعہ سبحان اللہ اور 33 دفعہ الحمدللہ کہو، یہ تمہارے لئے ایک نوکر سے بہتر ہے یعنی ان کلمات کی بدولت اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے گا۔ اور اس قسم کے سوال سے بے نیاز ہو جاؤ گے۔ آج بھی ہر حاجتمند کو یہ طریق اپنانا چاہئے۔ (حدیقۃ الصالحین)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ کی شادی کے موقع پر نبی کریمؐ نے ان کو بنیادی ضرورت کا صرف تھوڑا سا سامان دیا تھا جو یہ تھا، ایک خوبیلا ریشمی چادر، چمڑے کا گدیلا جس میں کھجور کے ریشے تھے، آٹا پیسنے کی چکی، مشکیزہ، دو گھڑے یہ کل جہیز تھا جو حضرت فاطمہؓ کو دیا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 1 صفحہ 107۔ مطبوعہ بیروت)

اب آجکل کی شادی بیاہوں پر فضول خرچی اتنی ہوتی ہے کہ جس کی انتہا نہیں ہے، پاکستان ہندوستان وغیرہ میں بھی، اور یورپ اور مغرب کے دوسرے ممالک میں بھی۔ اب تو بعض لوگوں نے کہنا شروع کر دیا ہے کہ اس طرف لوگوں کو توجہ دلانی چاہئے۔ ایک تو جہیز کی دوڑ لگی ہوئی ہے، زیور بنانے کی دوڑ لگی ہوئی ہے، پھر دعوتوں میں غیر ضروری اخراجات اور نام و نمود کی دوڑ ہے اور جو بے چارہ نہ کر سکے، اگر خود اپنے وسائل کی وجہ سے کر سکتے ہیں تو ٹھیک ہے لیکن جو نہ کر سکے اس پر پھر باتیں بناتے ہیں کہ بلایا تھا، وہاں یہ تھا وہ تھا اور پھر کئی کئی دن مختلف ناموں سے رسمیں جاری ہو چکی ہیں اور دعوتیں کی جاتی ہیں۔ دعوت تو صرف ایک دعوت ولیمہ ہے، جو (۔) کی یہ صحیح تعلیم میں ہمیں نظر آتی ہے۔ اس کے علاوہ تو جس کو توفیق نہیں ہے دکھاوے کی خاطر تو دعوتیں کرنی ہی نہیں چاہئیں۔ اور کبھی اپنے اوپر بوجھ نہیں ڈالنا چاہئے۔ ہاں جب مہمان آتے ہیں ہلکی پھلکی مہمان نوازی فرض ہے وہ کر دی جائے۔ اور پھر جس کے پاس وسائل ہیں وہ اگر دعوت کر لیتا ہے تو اپنے ہی وسائل سے خرچ کرتا ہے۔ اس کی دیکھا دیکھی اپنے پر بوجھ ڈال کر جس کے کم وسائل ہیں جس کی توفیق نہیں ہے۔ اس کو قرض لے کر یا پھر امداد کی درخواست دے کر ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ اور کم وسائل والوں کو حتی المقدور کوشش یہی کرنی چاہئے جتنا کم سے کم خرچ ہو کریں کیونکہ ان کو تو اس بات پر خوش ہونا چاہئے کہ وہ اللہ کے نبی کی سنت پر عمل کر رہے ہیں۔ بجائے اس کے کہ احساس کمتری کا شکار ہوں۔

جماعت میں مریم شادی فنڈ کے نام سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک سکیم شروع فرمائی تھی تاکہ ضرورت مند بچیوں کی شادیوں کے لئے اخراجات یا فنڈ مہیا کیا جا سکے۔ تو اس میں سے ایک سادہ اندازے کے مطابق جماعت رقم دیتی ہے لیکن اس پر بھی بعض لوگوں کی طرف سے مطالبے آجاتے ہیں کہ رقم تھوڑی ہے ہم نے یہ بھی خرچ کرنا ہے اور یہ بھی خرچ کرنا ہے، حالانکہ وہ تمام غیر ضروری اخراجات ہوتے ہیں ان کے بغیر بھی گزارا ہو سکتا ہے۔ اس لئے ایسے لوگوں کو بھی میں یہی کہتا ہوں کہ جماعت انشاء اللہ تعالیٰ اپنے وسائل کے مطابق احمدی بچیوں کا خیال رکھے گی ان کے اخراجات پورے کرنے کی کوشش کرے گی۔ شادیوں میں جو کچھ ہو سکتا ہے کیا جائے گا لیکن ان کے والدین کو بھی قناعت اور شکر گزاری اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنے خاص قریبیوں میں کس طرح قناعت کے اعلیٰ معیار پیدا کرنے کی کوشش فرماتے تھے۔

حضرت عمرو بن تغلبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بہت سا مال اور قیدی آئے، آپؐ نے ان اموال کو تقسیم فرمایا۔ کچھ لوگوں کو دیا اور بعض کو کچھ نہ دیا۔ آپؐ کو اطلاع ملی کہ جن لوگوں کو کچھ نہیں ملا بڑے افسردہ ہیں اور سمجھتے ہیں کہ شاید حضور ان سے ناراض ہیں۔ اس پر آپؐ تقریر کرنے کیلئے کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ بعض اوقات میں ایک آدمی کو دیتا ہوں اور دوسرے کو نہیں دیتا۔ لیکن جس کو نہیں دیتا وہ اس آدمی سے زیادہ محبوب اور پیارا ہوتا ہے جس کو میں دیتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ میں کچھ لوگوں کو اس لئے دیتا ہوں کہ ان کے دلوں میں مال و دولت کی خواہش اور حرص ہوتی ہے۔ اور بعض کے متعلق مجھے یہ بھروسہ اور اطمینان ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں بھلائی، بے نیازی اور استغناء رکھا ہے۔ اور عمرو بن تغلب بھی انہیں لوگوں میں شامل ہیں۔ عمرو کہتے ہیں کہ آپؐ کی اس بات سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ اعلیٰ درجہ کے سرخ اونٹ پا کر بھی مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی۔

اس زمانے میں بھی ایک مثال ہمیں ملتی ہے، مثالیں تو کئی ہوں گی، ایک مثال میرے سامنے ہے۔ قادیان میں ایک دفعہ مہمان زیادہ آگئے، حضرت میر محمد اسحق صاحب دارالضیافت کے انچارج تھے۔ کھانا نہیں بچا بلکہ کھانا پکانے والوں کے لئے بھی نہیں بچا تو ایک آدمی کا کھانا صرف رہ گیا۔ اور دو باورچی ایسے تھے جنہوں نے کھانا نہیں کھایا تھا۔ حضرت میر صاحب نے فرمایا کہ فلاں کو دے دو۔ اور دوسرے کو رہنے دو۔ شیطان تو ہر جگہ موجود ہوتا ہے نا، فتنہ پیدا کرنے کے لیے۔ ایک شخص تھا وہ دوسرے کے پاس گیا کہ دیکھو ایک آدمی کا کھانا تھا، میر صاحب نے اس کو دے دیا اور تمہیں نہیں دیا۔ دوسرے میں بڑی فراست تھی شاید یہ حدیث بھی اس کے سامنے ہو۔ اس نے کہا میر صاحب کو پتہ ہے کہ اس کو اگر کھانا نہ ملا تو اعتراض کرے گا اور اگر مجھے نہ ملا تو کوئی فرق نہیں پڑتا میں کوئی ایسی بات نہیں کروں گا۔ کیونکہ میر صاحب کا تعلق میرے سے زیادہ ہے۔

پھر سادگی، قناعت اور کسی پر بوجھ نہ بننے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کو اس قدر تلقین فرماتے تھے کہ تکلیف گوارا کرتے رہتے تھے، کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے تھے اور اپنا جو

بھی کام ہو، محنت مزدوری کر کے کماتے تھے اور خود کھاتے تھے۔

حضرت زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص رسی لے کر جنگل میں جاتا ہے اور وہاں سے لکڑیوں کا گٹھا پیٹھ پر اٹھا کر بازار میں آتا ہے اور اسے بیچتا ہے اور اس طرح اپنا گزارا چلاتا ہے اور اپنی آبرو اور خودداری پر حرف نہیں آنے دیتا وہ بہت ہی معزز ہے اور اس کا یہ طرزِ عمل لوگوں سے بھیک مانگنے سے ہزار درجے بہتر ہے۔ نہ معلوم وہ لوگ اس کے مانگنے پر اسے کچھ دیں یا نہ دیں''۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب استعفاف عن المسالۃ)

اب ہم دیکھتے ہیں کہ اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ ہمیں کیا نمونہ دکھاتے ہیں اور یہ نمونہ اپنے ماننے والوں سے بھی پسند کرتے تھے، سادہ زندگی کا اور قناعت کا۔

آپ فرماتے ہیں کہ **ہمارے اصولوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہم ایک سادہ زندگی بسر کرتے ہیں وہ تمام تکلفات جو آجکل یورپ میں لوازم زندگی بنا رکھے ہیں یعنی زندگی کے لیے لازمی ضروری سمجھے ہوئے ہیں۔ ان سے ہماری مجلس پاک ہے۔ رسم و عادت کے ہم پابند نہیں ہیں۔ اس حد تک کہ ہر ایک عادت کی رعایت رکھتے ہیں کہ جس کے ترک سے کسی تکلیف یا معصیت کا اندیشہ نہ ہو، باقی کھانے پینے اور نشست و برخاست میں ہم سادہ زندگی کو پسند کرتے ہیں۔**

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 448۔ جدید ایڈیشن)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی مباحثہ امرتسر کے موقع پر حضرت مسیح موعود کی امرتسر میں رہائش کا ایک منظر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور وہ اتنی چوڑی تھی کہ آپ کا نیچے کا جسم گھٹنوں تک زمین پر تھا مگر آپ نہایت بے تکلفی اور سادگی سے اس پر لیٹے ہوئے اٹھ بیٹھے۔ میں بیان نہیں کر سکتا کہ ان واقعات کا دکھ دیکھ کر میرے اور میاں اللہ دین صاحب کے دل پر کیا گزرا............ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میاں اللہ دین صاحب نے کہا تھا کہ یہاں کوئی دری بچھا دی جائے تو فرمایا نہیں سونے کی غرض سے تو نہیں لیٹا تھا کام میں آرام سے حرج ہوتا ہے اور یہ آرام کے دن نہیں ہیں۔

(سیرت حضرت مسیح موعود۔ مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی صفحہ 330)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کرنیل الطاف علی خان صاحب نے مجھ سے کہا کہ میں حضرت صاحب سے تخلیہ میں ملنا چاہتا ہوں۔ کرنیل صاحب کوٹ پتلون پہنے، داڑھی مونچھ منڈوائے ہوئے تھے۔ میں نے کہا تم اندر چلے جاؤ، باہر سے ہم کسی کو نہ آنے دیں گے۔ پوچھنے کی کوئی ضرورت نہیں، چنانچہ کرنیل صاحب اندر چلے گئے اور آدھ گھنٹے کے قریب حضرت صاحب کے پاس تخلیہ میں رہے۔ کرنیل صاحب جب باہر آئے تو چشم پر آب تھے۔ میں نے ان سے پوچھا آپ نے کیا باتیں کیں جو ایسی حالت ہے یعنی رو رہے تھے۔ وہ کہنے لگے کہ جب میں اندر گیا تو حضرت صاحب اپنے خیال میں بوریے پر بیٹھے ہوئے تھے لیکن بوریے پر حضور کا گھٹنا ہی تھا اور باقی زمین پر بیٹھے تھے میں نے کہا حضور زمین پر بیٹھے ہیں اور حضور نے یہ سمجھا کہ غالباً میں (یعنی کرنیل صاحب) بوریے پر بیٹھنا پسند نہیں کرتا۔ اس لیے حضور نے اپنا صافہ بوریے پر بچھا دیا اور فرمایا آپ یہاں بیٹھیں۔ یہ حالت دیکھ کر میرے آنسو نکل پڑے اور میں نے عرض کی کہ اگرچہ میں ولایت میں بپتسمہ لے چکا ہوں مگر اتنا بے ایمان نہیں ہوا کہ حضور کے صافے پر بیٹھ جاؤں۔ حضور فرمانے لگے کچھ مضائقہ نہیں کوئی حرج نہیں آپ بلا تکلف بیٹھ جائیں میں صافے کو ہاتھ سے ہٹا کر بوریے پر بیٹھ گیا۔ اور میں نے اپنا حال سنانا شروع کیا کہ میں شراب بہت پیتا ہوں، دیگر گناہ بھی کرتا ہوں، خدا رسول کا نام نہیں جانتا لیکن میں آپ کے سامنے اس وقت عیسائیت سے توبہ کر کے ہوتا ہوں۔ مگر جو عیوب مجھے لگ گئے ہیں ان کو چھوڑنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا استغفار پڑھا کرو اور پنجگانہ نماز پڑھنے کی عادت ڈالو۔ جب تک میں حضور کے پاس بیٹھا رہا میری حالت دگرگوں ہوتی رہی اور میں روتا رہا اور ایسی حالت میں اقرار کر کے کہ میں استغفار اور نماز ضرور پڑھا کروں گا آپ کی اجازت لے کر آ گیا، وہ اثر میرے دل پر اب تک ہے۔

(روایات حضرت منشی ظفر احمد صاحب۔ مرتبہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے صفحہ 93-94)

آجکل ایک فیشن ہے چھری کانٹے سے کھانے کا وہ تو خیر کوئی حرج نہیں کھا لینا چاہئے لیکن اس فیشن میں کیونکہ یہاں کے لوگ بائیں ہاتھ سے کانٹا پکڑ کر کھاتے ہیں اس لیے بائیں ہاتھ سے کھایا جاتا ہے۔ اس بارے میں بھی احمدیوں کو جو (۔) تعلیم ہے اس پر عمل کرنا چاہئے۔ رعب دجال میں آنے کی کوئی ضرورت نہیں تو اس کا استعمال تو غلط نہیں۔

میں حضرت اقدس مسیح موعود کا ایک ارشاد پڑھتا ہوں کی آپ نے چھری کانٹے سے کھانے پر فرمایا: ''شریعت (۔) نے چھری سے کاٹ کر کھانے سے تو منع نہیں کیا۔ ہاں تکلف سے ایک بات یا فعل پر زور ڈالنے سے منع کیا ہے۔ اس خیال سے کہ اس قوم سے مشابہت نہ ہو جاوے ورنہ یوں تو ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری سے گوشت کاٹ کر کھایا اور یہ فعل اس لیے کیا کہ تا امت کو تکلیف نہ ہو۔ جائز ضرورتوں پر اس طرح کھانا جائز ہے مگر بالکل اس کا پابند ہونا اور تکلف کرنا اور کھانے کے دوسرے طریقوں کو حقیر جاننا منع ہے۔ کیونکہ پھر آہستہ آہستہ انسان کی نوبت تتبع کی یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ وہ ان کی طرح طہارت کرنا بھی چھوڑ دیتا ہے۔ (۔) سے مراد یہی ہے کہ التزاماً ان باتوں کو نہ کرے ورنہ بعض وقت ایک جائز ضرورت کے لحاظ سے کر لینا منع نہیں ہے جیسے کہ بعض اوقات کام کی کثرت ہوتی ہے اور بیٹھے لکھتے ہوتے ہیں تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ کھانا میز پر لگا دو اور اس پر کھا لیا کرتے ہیں اور صف پر بھی کھا لیتے ہیں نیچے بیٹھ کے۔ چارپائی پر بھی کھا لیتے ہیں۔ ایسی باتوں میں صرف گزارا کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ فرمایا کہ تشبہ کے معنے اس حدیث میں یہی ہیں کہ اس لکیر کو لازم پکڑ لینا ورنہ ہمارے دین کی سادگی تو ایسی شے ہے کہ جس پر دیگر اقوام نے رشک کھایا ہے۔ اور خواہش کی ہے کہ کاش ان کے مذہب میں ہوتی اور انگریزوں نے ان کی تعریف کی ہے اور اکثر اصول انہوں نے عرب سے لے کر استعمال کئے ہیں۔ مگر اب رسم پرستی کی خاطر مجبور ہیں ترک نہیں کر سکتے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 670۔ جدید ایڈیشن)

اب میں واقفین کے لئے حضرت مسیح موعود کا اقتباس پڑھتا ہوں۔ آج تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے حالات بہت بدل گئے ہیں اور واقفین زندگی کے لیے بھی جماعت وسائل کے لحاظ سے جس حد تک سہولتیں بہم پہنچا سکتی ہے پہنچانے کی کوشش کرتی ہے۔ لیکن واقفین زندگی اور اب واقفین نو بھی بعض اس عمر کو پہنچ گئے ہیں اور جامعہ میں بھی ہیں کچھ اور کالجوں میں پڑھ رہے ہیں ان کو حضرت اقدس مسیح موعود کے یہ الفاظ ہمیشہ پیش نظر رکھنے چاہئیں جو میں پڑھوں گا۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ''ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور پر کچھ کر کے دکھانے والے ہوں، علمیت کا زبانی دعویٰ کسی کام کا نہیں ہے۔ ایسے ہوں کہ نخوت اور تکبر سے بکلی پاک ہوں اور ہماری صحبت میں رہ کر یا کم از کم ہماری کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کرنے سے ان کی علمیت کامل درجہ تک پہنچی ہوئی ہو۔ (۔) کے سلسلے کے واسطے ایسے آدمیوں کے دوروں کی ضرورت ہے، مگر ایسے لائق آدمی مل جاویں جو اپنی زندگی اس راہ میں وقف کر دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی اشاعت اسلام کے واسطے دور دراز ممالک میں جایا کرتے تھے۔ یہ جو چین کے ملک میں کئی کروڑ مسلمان ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی صحابہ میں سے کوئی شخص پہنچا ہوگا۔ اگر اسی طرح 20 یا 30 آدمی متفرق مقامات کو چلے جاویں (اب تو اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ہزاروں دے دیے ہیں) تو بہت جلدی (۔) ہو سکتی ہے۔ (سینکڑوں تو میدان میں

ہیں اور ہزاروں پیچھے سے آ رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ۔) مگر جب تک ایسے آدمی ہماری منشاء کے مطابق اور قناعت شعار نہ ہوں تب تک ہم ان کو پورے پورے اختیارات بھی نہیں دے سکتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ایسے قانع اور جفاکش تھے کہ بعض اوقات صرف درختوں کے پتوں پر ہی گزر کر لیتے تھے"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ682۔ جدید ایڈیشن)

اس زمانے میں بھی کچھ عرصہ پہلے افریقہ میں بعض (۔) ہمارے گئے ہیں اور وہ وسائل کی کمی کی وجہ سے معمولی غذا کھا کے ہی گزارہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ اپنی زندگیوں میں سادگی پیدا کریں اور قناعت پیدا کریں۔

کالیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل)

(تندرستی کا خزانہ)

مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

پیکنگ	20ML	120ML	200ML
رعایتی قیمت	100/-	500/-	800/-

(اصل دوائی خریدتے وقت لیبل پر GHP جرمن ہومیو فارمیسی (رجسٹرڈ) ربوہ کا نام دیکھ کر خریدیں۔ شکریہ!

بالوں اور دماغ کی طاقت کیلئے

سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک

لمبے، گھنے، سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز۔ چھ مختلف تیل و روغن اور جرمنی و فرانس کے گیارہ مختلف مدر ٹنکچرز کو ایک خاص تناسب سے یکجا کر کے تیار کیا ہوا یہ ٹانک بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔

پیکنگ: 120ML ایک ماہ کیلئے کافی ہے۔ رعایتی قیمت: -/150

چھوٹے قد کا سپیشل علاج

تین سال سے 20 سال تک لڑکے اور لڑکیوں کو اگر 2 ماہ تک مسلسل تین مختلف مرکبات کا باقاعدہ استعمال کروایا جائے تو اللہ کے فضل سے بچوں کے قد مناسب حد تک بڑھ جاتے ہیں اور ان کی خون و کیلشیم کی کمی دور ہو کر صحت بھی اچھی ہو جاتی ہے لڑکے اور لڑکیوں کی دوا الگ الگ ہے۔ تین مختلف مرکبات پر مشتمل 2 ماہ کا سپیشل علاج۔ رعایتی قیمت -/300

نیز 2 مختلف مرکبات پر مشتمل چھوٹے قد کا 2 ماہ کیلئے عام علاج رعایتی قیمت صرف -/125 روپے

ناک کے جملہ امراض

دائمی نزلہ، الرجی، ہڈی کا ٹیڑھا پن، ناک کے اندر گوشت کی سوجن، گویا کہ ناک کی جملہ امراض کا مؤثر علاج۔

	پیکنگ	رعایتی قیمت
GHP 67/GP	20ML	25/-
GHP 204/GH	20ML	25/-
GHP 254/GH	20ML	25/-
GHP 368/GH	20ML	25/-

چاروں ادویات ملا کر کم از کم 4-2 ماہ باقاعدہ استعمال کریں۔

چاروں ادویات پر مشتمل 2 ماہ کا علاج رعایتی قیمت -/800

نوٹ: جمعۃ المبارک کو سٹور / کلینک موسم کے اوقات کے مطابق کھلا رہے گا۔ انشاء اللہ

عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

اطلاعات واعلانات

شکریہ احباب

مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب ریٹائرڈ مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔ آج سے تقریباً تین ماہ قبل میری سب سے چھوٹی ہمشیرہ مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالقیوم صاحب مغل آف ٹاؤن شپ لاہور ایک طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں جس پر بے شمار رشتہ داروں اور احباب جماعت نے تعزیتی خطوط اور ٹیلی فون اس عاجز کو اندرون اور بیرون پاکستان سے کئے ان سے بہت ہی تسلی اور ڈھارس ملی۔ چونکہ سب احباب اور بہنوں کو فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے اس لئے بذریعہ الفضل میں ان سب بھائیوں اور بہنوں کا تہ دل سے شکرگزار ہوں اور دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

درخواست دعا

مکرم منصور احمد مبشر صاحب متعلم جامعہ احمدیہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے نانا جان مکرم محمد صدیق صاحب کارکن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان گزشتہ دو تین ہفتوں سے بیمار ہیں۔ اب ان کو راولپنڈی CMH میں بھیجا گیا ہے۔ وہاں ان کے جگر کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

اعلان داخلہ

F.A فرسٹ ایئر پرائیویٹ، فل ٹیکنکس کلاسز میں داخلے کی خواہشمند طالبات فوری رابطہ کریں۔

میٹرک F گریڈ بھی داخلہ لے سکتی ہیں

نیشنل کالج ربوہ فون: 215025

New BALENO
...New look, better comfort
SUZUKI

کار لیزنگ کی سہولت موجود ہے
BALENO
Sunday open Friday closed
Under supervision of Qualified Engineers
MINI MOTORS
54-Industrial Area Gulberg III, Lahore
Tel 5712119 5873384

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 37041 میں خالد محمود فہیم ولد نذر احمد قوم آرائیں پیشہ معلم وقف جدید عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملت ٹاؤن فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 14-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3431 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد خالد محمود فہیم ولد نذر احمد ملت ٹاؤن فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 محمد احمد فہیم ولد محمد اشرف دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 رفیق احمد جاوید ولد محمد لطیف دارالصدر غربی ربوہ

مسل نمبر 37042 میں راشد وقاص احمد ولد حمید احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد حال ٹیکسلا ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 13-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد راشد وقاص احمد ولد حمید احمد ٹیکسلا ضلع راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد قمر وصیت نمبر 20018 گواہ شد نمبر 2 سید مقصود احمد شاہ وصیت نمبر 22011

مسل نمبر 37043 میں عطیۃ العلیم بنت محمد اشرف کاہلوں قوم کاہلوں پیشہ پرائیویٹ ٹیچر عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدینہ ٹاؤن فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 11-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 3 گرام 250 ملی گرام مالیتی -/1950 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4350 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عطیۃ العلیم بنت محمد اشرف کاہلوں مدینہ ٹاؤن فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 جاوید اقبال ولد غلام نبی مدینہ ٹاؤن فیصل آباد گواہ شد نمبر 2 مقصود احمد وصیت نمبر 31168

مسل نمبر 37044 میں صبیحۃ النور بنت محمد اشرف کاہلوں قوم کاہلوں پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدینہ ٹاؤن فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 11-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی ٹاپس وزنی 4 گرام مالیتی -/2500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صبیحۃ النور بنت محمد اشرف کاہلوں مدینہ ٹاؤن فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 جاوید اقبال ولد غلام نبی مدینہ ٹاؤن گواہ شد نمبر 2 مقصود احمد وصیت نمبر 31168

ٹم برنرز۔ لی

1955ء میں لندن میں پیدا ہوا 1976ء میں کوئنز کالج آکسفورڈ سے ڈگری حاصل کی۔ انٹرنیٹ پر ورلڈ وائڈ ویب کا موجد ہے۔ آج دنیا بھر میں تقریباً کروڑوں افراد ہر ہفتے انٹرنیٹ سے استفادہ کر رہے ہیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 27 جولائی 2004ء	
طلوع فجر	3:44
طلوع آفتاب	5:18
زوال آفتاب	12:15
وقت عصر	5:06
غروب آفتاب	7:11
وقت عشاء	8:45

بش کی سالانہ تنخواہ 4 لاکھ ڈالر امریکی صدر

جارج ڈبلیو بش کی سالانہ تنخواہ 4 لاکھ ڈالر (19 لاکھ روپے ماہانہ) ہے۔ نائب صدر ڈک چینی 181400 ڈالر سالانہ تنخواہ پاتے ہیں۔ بش کے عملے میں مرد زیادہ اور عورتیں کم تنخواہ حاصل کرتی ہیں۔ کونڈر لیزا رائس کی تنخواہ 91 لاکھ روپے سالانہ سے زیادہ ہے۔

(خبریں 15 جولائی 2004ء)

افغانستان میں پاکستانی ہونا بڑا گناہ ہے

افغانستان سے رہائی پانے والے بیشتر قیدیوں نے پشاور پہنچنے پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان میں پاکستانی ہونا بہت بڑا گناہ ہے جس کی سزا ہم گزشتہ تین سالوں سے بھگت رہے ہیں۔ افغان حکومت نے جہاد کیلئے آنے والے مسلمانوں کو نہ صرف قید کیا بلکہ 14۔ ہزار سے زائد قیدیوں کو مختلف طریقوں سے نہ صرف سزائے موت دی بلکہ کئی قیدیوں کو زندہ جلا دیا اور 20 سے 30 قیدیوں کو اکٹھا ایک کھڈے میں زندہ دفن کر دیا گیا۔

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار

میکسیکو میں پہلی گورنر خاتون

میکسیکو میں 71 سال سے ایک ہی پارٹی کا اقتدار چلا آ رہا تھا۔ اس کے خاتمے کے بعد پہلی بار ایک خاتون ریاست میکسیکو کی گورنر منتخب ہوئی ہیں۔

کینسر کا سبب

امریکی سائنس دانوں نے پتہ لگایا ہے کہ انسان کے تقریباً 35 ہزار جینز میں سے 67 جینز ایسے ہیں جن کے افعال سے نارمل انسانی خلیئے کینسر کا شکار ہو جاتے ہیں۔

مریخ پر زندگی کی موجودگی کے امکانات

ناسا کے سائنس دانوں نے کہا ہے کہ مریخ کی سطح پر ماضی میں پانی موجود رہا ہے۔ سیارہ پر تلچھٹ اور نمکیات کی موجودگی ماضی میں پانی کا ثبوت ہیں۔ یہ انکشاف ناسا کے بھیجے گئے خلائی جہاز سے موصولہ تصاویر سے ہوا ہے۔ اس انکشاف سے مریخ پر زندگی کی موجودگی کے امکانات میں اضافہ ہوا ہے۔

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکیم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

صحارا فوڈز کمپنی رجسٹرڈ
پیش کرتے ہیں صحارا بریانی مصالحہ مکس، کڑاہی گوشت مصالحہ، ادرک پاؤڈر، لہسن پاؤڈر، چاٹ مصالحہ
پاکستان میں مالی طور پر مستحکم پارٹیاں ڈسٹری بیوٹرز کیلئے رجوع کریں
رابطہ: پی او بکس 803 جی پی او۔ لاہور
فون 0300-9448617
E-mail:saharabestfc@hotmail.com

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن نزد گلوب نمبر کارپوریشن فیروز والا لاہور
فون فیکٹری: 042-7924522-7924511
فون رہائش: 7832395

البشیرز - اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
چوکی شوروم فون 04942-423173، ربوہ 04524-214510

MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے 6 فٹ کی سپیشل سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل ریسیور دستیاب ہیں۔
نیو محمود ٹیلی ویژن کمپنی
LG, VCD, DVD سپلٹ ایئر کنڈیشنر بھی دستیاب ہیں۔
Deals In: LG, Panasonic, Philips, Sony Samsung, Nobel, Hisense
21- ہال روڈ لاہور۔ فون 7125089 - 7355422

الاحمد الیکٹرک سٹور
ہر قسم کا اعلیٰ معیار کا سامان بجلی دستیاب ہے
سپیشلسٹ۔ ڈسٹری بیوشن بکس۔ واٹن روڈ۔ لاہور
ڈیفنس چوک لاہور کینٹ فون 042-666-1182
موبائل: 0320-4810882

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:211550 Fax 04524-212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837 رہائش: 214321

احباب جماعت جلسہ سالانہ U.K کے لئے MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے سپیشل سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل ریسیور کیلئے ہم سے رابطہ کریں۔
فون دکان: 7351722
موبائل: 0300-9419235
فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ۔ لاہور
نواز سیٹلائٹ

جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
فون 0425301549-50
موبائل: 0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
Real Estate Consultants

سی پی ایل نمبر 29

فخر الیکٹرونکس
ڈیلر: فریج، ایئر کنڈیشنر، ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج، واشنگ مشین، ڈش انٹینا، ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
ہم آپ کے منتظر ہونگے
1- لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
فون 7223347-7239347-7354873

ایم موسیٰ اینڈ سنز
ڈیلرز: ملکی و غیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بے بی آرٹیکلز
27۔ نیلا گنبد لاہور فون: 7244220
پروپرائٹرز۔ مظفر احمد ناگی۔ طاہر احمد ناگی

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈ زیورات کا مرکز
Mob: 0300-9491442 TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
Dulhan Jewellers
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

Let your dreams come true
Higher Education in Foreign Countries
We provide Services for study Visa in U.K, Cyprus, Switzerland, Canada Australia.Free Study in Germany/Sweden/Denmark.
Also Join Our IELTS, TOEFL, and German Classes
Get your Appointment Today:
Education Concern 829-C Faisal Town Lahore Call: Farrukh Luqman.
Cell: 0303-6476707 Office: 042-5177124
Email:edu_concern@cyber.net.tk,URL:www.educoncern.tk